

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقش آغاز

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو یوم آزادی کے موقع پر صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ بانی دارالعلوم حقانیہ دسرپرست ماہنامہ الحق کو ان کی علمی و دینی خدمات کے اعتراف کے طور پر "ستارہ امتیاز" دینے کا اعلان کیا گیا۔ ستارہ امتیاز اعزازی تمغوں میں ایک بہت بڑا سول تمغہ ہے۔ یہ اعلان ریڈیو، ٹیلی وژن کے ذریعہ ہوا اور ہم لوگوں کو بھی ان ذرائع ابلاغ ہی سے اس کا علم ہوا، نہ ہمیں اسکی کوئی اطلاع تھی نہ کوئی مشورہ کیا گیا، نہ ایسے تحسینی امور میں اجازت لینے کی ضرورت، طور پر اعتراف تحسین کے اس مظاہرے پر دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے وابستہ نقذین کو خصوصاً اور ایک خادم دین متین سے محبت رکھنے والے دینی دروے سرشار عامۃ المسلمین، ہوتی اور تبریک و تہنیت کے بشمار پیغامات موصول ہونے لگے۔ یہ مسرت اور تبریک اس نہ حکومت کے اس اقدام سے دین اور اہل دین کی قدر افزائی اور دینی خدمات کے اعتراف و وثا ہے جس سے اسلام کے نام پر قائم کیا گیا۔ یہ ملک ایک طول طویل عرصہ تک محروم رہا۔ می اگر ہوتی رہیں تو فن و کلچر آرٹ و ثقافت کے نام پر ان طبقوں کی جن کی اس ملک کے مقصد ل تک سے کوئی مناسبت نہ ہوتی۔ علم و دین سے وابستہ مخلص طبقوں کی مختلف طریقوں، واعتراف اور حق بحقدار رسید کی یہ روایتیں بالکل نئی ہیں جس کی بنیادیں پچھلے دو چار سالوں، اعتبار سے ایسے اقدامات نہایت تحسین و تشکر اور حوصلہ افزائی کا موجب ہونے چاہئیں۔ بد۔ قیام پاکستان کے پہلے ہی دن سے یہاں جن چیزوں کا دور دورہ ہونا چاہئے تھا آخر شروع ہو چکا ہے۔ اور اصل احترام و اکرام تمغوں اور اعزازات کے مستحق یہی مخلص بللہ و لرسولہ و للمومنین۔

اور ہے کہ تاریخ اسلامی کے ہر دور میں دین اور علوم نبویہ کی خدمت کرنے والے افراد، مہ کی سرخروئی سے سرشار اور نشاۃ ثانیہ کیلئے مصروف کار خاتم دین کا مطلع نظر ہرگز ہرگز عہدے و مناصب اور دنیوی اعزازات و اکرامات نہیں رہا۔ ان کی نظر ہمیشہ اجر آخرت نہ نبوت کے حامل ہوتے ہیں ان کے مرتبین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اعلان ہمیشہ یہی

رہے۔ وما اسئلكم عليه من اجر ان اجرى الا على رب العالمين۔ وہ ہر قسم کے اجر و مزد کی امید سے بے نیاز اجر آخرت پر نظر رکھے ہوتے ہیں۔ دنیا کا بڑے سے بڑا اجر و منصب جس کے مقابلہ میں پرگاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ ان کی ساری جہد و عزیمت، جہاد و عمل اور کرد و کاوش کا مقصود و مطلوب رضاء مولیٰ ہوتی ہے۔ وہ دنیا جہان کی حکومت و سلطنت سے بھی یہ کہہ کر صرف نظر کر دیتے ہیں کہ۔ امتد و نسی جبال وما آتانی اللہ خیر مما اتاکم بل انتم بعمدیتکم نفرحون۔ وہ ہفت اقلیم کو بھی متاع الدنیا قلیل سمجھتے ہیں کہ اصل اجر اجر اخروی ہے۔ ولا جبر الاخرة خیر والبقی۔ اقلیم نیم شب کی علادت و طمانیت سوز و ساز اور قرب وصال کی لذتیں ملک نیم روز کو ان کی نگاہوں میں حقیر بنا دیتی ہیں۔ ایسے لوگ اپنی ذات میں ایک جنت سموئے ہوئے ہیں جس کی وسعت و پنہائیوں کے مقابلہ میں دنیا کی ساری وسعتیں ہیچ ہیں۔ ان فی الدنیا جنت من لم یبد خلها لم یبد خل جنت الآخرة اور دنیا کی یہ چند روزہ رعنائی اور آب و تاب ان کی نگاہوں کو خیرہ نہیں کر سکتی۔ کہے

ستم ہست گر ہوست کشد کہ بہ سیر و سر و چین در آ

توز غنچہ کم نہ دمیدہ در دلکش بہ چین در آ

کتنے گھاٹے اور خسارے میں ہوں گے وہ جن کی ساری دینی تگ و دو کا مطلوب و مقصود دنیا سے فانی کا یہ چند روزہ شان و شوکت اور نام و نمود بن گیا ہو اور اس کے لئے وہ دین جیسی متاع گر نمایہ کو ثمن بخش بنا دیں اور کائنات کی سب سے قیمتی دولت کو دنیا سے حقیر پر شمار کر دیں۔ ہمارے اکابر دعوت و عزیمت کی ہمیشہ پسند رہی ہے کہ دین کی راہ میں وہ نہ کسی اجر و تحسین کے طلبگار رہے نہ کسی کی طعن و تشنیع اور مزاحمت ان کے پائے صبر و ثبات کو نغرش دے سکی۔ راہ عمل میں نہ تو پشور اور کانٹے ان کے دامن کو الجھا سکے اور نہ اعزاز و اکرام کی سیج انہیں منزل مقصود سے غافل کر سکی بلکہ وہ ہر دم جوش عمل سے سرشار اصل کامیابی اور دائمی اجر کی طرف گامزن رہے۔

الحمد للہ کہ حضرت شیخ الحدیث مظلہ کی ذات بھی اپنے اکابر اسلاف کا ایک حسین نمونہ ہے۔ وہ نہ تو اپنی ذات کو ان چیزوں کا سزاوار سمجھتے ہیں نہ اپنی خدمات کو اس اعتناء و اکرام کا مستحق۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیمی و دینی دعوتی اور اصلاحی میدانوں میں بے بہا توفیق سے نوازا جس کے عہد ساز اور عہد آفرین نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور آگے چل کر اور ظاہر ہوں گے لیکن اگر اس کی کوئی قیمت اور صلہ مل سکتا ہے تو خدائے رب العالمین کی بارگاہ ہی سے ہو سکتا ہے دنیا کا ایسا کوئی اعزاز اور تمغہ خود اس اعزاز کا اعزاز ہوتا ہے۔ اور بلاشبہ اس عظیم

سول اعزاز کی اتنی عزت افزائی کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ جو ایسے اکابر علم و فضل سے نسبت قائم ہو جانے سے ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث مظاہ کی طرف سے اس صدارتی ایوارڈ پر صدر پاکستان کو جو پیغام شکریہ بھیجا گیا۔ اس میں بھی تواضع و عبادیت اور اصل قدر و منزلت اجر آخرت کو پیش نظر رکھا گیا ہے جس کا متن یہ ہے۔

”یوم آزادی پر مجھ جیسے ناچیز اور گنہگار شخص کو ستارہ امتیاز جیسے معزز ایوارڈ سے نوازنا

آپ کے دین پروری اور علم نوازی کا واضح ثبوت ہے۔ آپ کے دور میں دینی علم اور اہل علم کی قدر دانی کے لائق تقلید روایات قائم ہو گئی ہیں۔ میں نے کچھ بھی دین کی خدمت نہیں کی اگر کچھ حقیر خدمت کی بھی ہے۔ تو میرا مال نہیں محض اللہ کا کرم ہے مگر اس کا اصل اجر دار آخرت میں ملنے کی تمنا ہے۔ پھر بھی ناسپاسی ہوگی اگر اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا نہ کروں اللہ تعالیٰ آپ کو دینی و ملی خدمات کی توفیق دے۔ صحیح رہنمائی سے نوازے اور اس کا اجر بھی آخرت میں عطا فرما دے۔ آمین۔“

علمی ثقافتی اور دینی حلقوں کے لئے یہ خبر ایک عظیم الشان خوشخبری سے کم نہ ہوگی کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ہفت روزہ الہلال کے تمام مجلدات کو بالکل اس کی اصل حالت میں عکسی فوٹو لیکر ہمارے ایک فاضل دوست مولانا عبدالرشید ارشد صاحب نے الہلال اکیڈمی ۳۲-۱ سے شاہ عالم مارکیٹ سے شائع کر دیا ہے۔ الہلال دورِ اول ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۴ء کے تمام پرچے اپنے اصل سائز ۳۰x۲۰ میں گیارہ سو پچاس صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ الہلال ایک عہد ایک تحریک اور ایک جہاد تھا۔ الہلال ملتِ خواہید کیلئے ایک صورِ اسرافیل تھا۔ الہلال ایک عہد ساز تاریخ تھا۔ اس کے کسی ایک پرچہ کو دیکھنے کیلئے بھی نگاہیں ترستی تھیں۔ مگر الہلال عنفا تھا۔ اب ایک باہمت انسان نے اس کو دوبارہ زندہ کر کے گویا چودھویں صدی کو پندرہویں صدی میں منتقل کر دیا ہے۔ واللہ یقول الحق وهو یمدی السبیل۔

کعبہ الحق

ہم نہایت مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ بالآخر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مظاہ کے خطبات و مواعظ افادات و علوم پر مشتمل

دعوات حق جلد اول دستیاب ہے

عظیم الشان ذخیرہ دعوات حق جلد اول جو عرصہ سے ناپید تھی اب دوبارہ شائع ہونے کے بعد دستیاب ہے۔ جلد اول یا دونوں جلدیں بعجت طلب فرما دیں ورنہ کئی سالوں تک ممکن ہے انتظار کرنا پڑے۔ قیمت جلد اول ۴۵ روپے جلد دوم ۴۵ روپے۔ ملنے کا پتہ: مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔